انتساب

وجود دنیا سے لیکر فنائے دنیا تک جس قدر کذب و [illegible] لی گلوج، ظلم و ستم، جبر و تشدد اور غصب، زنا، لواطت، و نیز حوالہ کانڈ عالمِ وجود میں آچکے ہیں، ان سب کے اثرات کو نام و نہاد مفتیٔ ہند مولوی شریف الحق کی شریکِ حیات جس کو مذکورہ شوہر نامدار کے انتقامی اشارے پر انجکشن کے ذریعہ قتل کر کے چمرہیا پوکھری میں ڈالدیا گیا۔ اسی مقتولہ کے قاتل کی روح اور جسم کو منسوب کرتا ہوں۔ خدا کرے قاتل کا انجام دردناک اور بھیانک۔

نہال اشرف قادری رضوی
بھاگلپوری (بہار)

۲۸۶/۹۴

اَلْحَقُّ مُرٌّ

حق بات کڑوی لگتی ہے

خبردار! چھیڑو مت لیکن اگر کوئی چھیڑے تو چھوڑو مت

اظہارِ حقیقت کتابچہ کا پوسٹ مارٹم

(حافظِ ملّت)

کیوں بجھاتے ہو بزرگوں کی ہدایت کا چراغ

عصرِ حاضر کی

دَھماکہ خیز خبریں

مصنّف

نہال اشرف قادری رضوی بھاگلپوری

ناشر

بزمِ تحفظ مسلک امامِ احمد رضا کریم الدین پور، گھوسی

ضلع مئو، یوپی

اظہارِ حقیقت کتابچہ کے مصنف نام نہاد مفتیٔ ہند مولوی شریف الحق کے ایمان واسلام اور کردار وعمل ونیز ساتھ ہی ساتھ قول وفعل کا بھی پوسٹ مارٹم

تذکرہ غیر کے کردار پہ کرنے والے کیا کبھی خود سے ملاقات نہیں ہوتی ہے

وہ ابن صبا اور مروان خصلت عبدالصمد کے نطفۂ فتنہ وفساد سے پیدا شدہ جو مکر وفریب اور کذب ودجالی کے خزانۂ آمرہ سے کفر والحاد کے دینار ودرہم پر اپنی زندگی گذارتا ہے وہ نام نہاد مفتیٔ ہند گھوسی کے ایک عظیم بزرگ عالم باعمل اور عصرِ حاضر کے ولیِ کامل حضرت مولانا محمد عمر صاحب رضا علیہ الرحمۃ والرضوان اور آپ کے جانشین برحق وصوفیٔ زمانہ حضرت مولانا محمد اکرام الحق صاحب شیخ الحدیث مدرسہ خیریہ فیض عام کے کردار وعمل افدان مقدس ہستیوں کے کفر واسلام کی کیا حقیقت کا اظہار کرے گا جو خود اپنی حقیقتِ باطلہ سے خبردار نہیں ہے۔

چونکہ تیمور لنگ نام نہاد مفتیٔ ہند مولوی شریف الحق نے کچھوچھہ شریف کے ساداۃِ کرام کی اہانت کے بعد اب مذکورہ بزرگوں کی صاف ستھری اور پاکیزہ زندگیوں کے متعلق کذب وافتراء اور بے بنیاد بہتان کے ساتھ نہایت جارحانہ انداز میں اظہار حقیقت کتابچہ لکھ کر اپنی نسلی بوجہلیت کا ثبوت دیا ہے۔ اسلئے یہ ضروری ہوا کہ اگر شمر ملعون نے اہلِ حق پر قلم کا خنجر اٹھایا ہے تو اب جواباً اس پر حسینی قلم کی شمشیر براں اٹھایا جائے، اسلئے کہ جہاد قلم کے لئے پس منظر سامنے ہے۔ اور مسجد برکاتی کے نام پر شترلاکھ چندہ کھانے والے نام نہاد مفتیٔ ہند مولوی شریف الحق کی زندگی کا وہ اندھا آئینہ عوام کو دکھایا جائے جس میں بے شمار پیچھے کے محاذ پر جنگ کرنے کی گھناؤنی اور حیوانی حرکتوں کی داستان بلاخیز چھپی ہوئی ہے۔

لیجئے عصر حاضر کی دھماکہ خیز خبروں کے عنوان کے زیر اہتمام مذکورہ کتابچہ

کا مختصر مگر مدلل جواب پیش کیا جارہا ہے۔ اب گھوسی اور گھوسی کے دیگر مضافات کے لوگ عدل وانصاف کی عینک لگاکر پڑھیں اور یزید پلید سے ۶۱ھ میں ظلم وستم جبر وتشدد اور غاصبانہ طور پر نام نہاد خلیفۂ وقت بن بیٹھا تھا اس کے جانشین نام نہاد مفتیٔ ہند مولوی شریف الحق کی زندگی کی حقیقت معلوم کریں اور جبۂ ودستار میں چھپے ہوئے وقت کے شیخ سدّو کے کردار وعمل اور قول وفعل پر ماتم کریں۔

نوٹ:۔ تحریر کردہ خبریں پڑھنے سے پہلے قارئینِ کرام ایک ضروری نوٹ ملاحظہ فرمالیں۔

اس مختصر رسالہ کے ذریعہ خبریں اور تصدیق شدہ روایات جو پیش کی جارہی ہیں ان میں سے ایک خبر بھی یا کوئی روایت غلط ثابت کرنے والے کو نام نہاد مفتیٔ ہند مولوی شریف الحق کی شریک حیات جسے انجکشن کے ذریعہ قتل کرکے چمرہیا پوکھری میں ڈال دیا گیا تھا اسے بطور انعام واکرام مقتولہ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھانے کا امام بنایا جائے گا۔

لیجئے اب خبر اول ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) بتاریخ جمادی الآخر ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۹۵ء کو دلی کامل جناب داؤد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند نیک جناب حاجی نیاز الرحمٰن صاحب ساکن بگہی شریف کریم الدین پور کی اہلیہ محترمہ مرحومہ ومغفورہ کا انتقال ہوگیا جن کی نماز جنازہ حضرت مولانا محمد اکرام الحق صاحب شیخ الحدیث مدرسہ خیریہ فیض عام مدالپور نے پڑھائی اور اس نماز جنازہ میں کریم الدین پور ودیگر محلوں کے مسلمانوں نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی، لیکن فتنوں کے امام نام نہاد مفتی ہند مولوی شریف الحق نے جو چوتھی صف میں موجود رہ کر راہ فرار اختیار کی۔ یعنی مرحومہ کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر حضرت مولانا محمد اکرام الحق صاحب قبلہ معاذ اللہ

سنی صحیح العقیدہ مسلمان نہیں ہیں تو ان ہزاروں مسلمانوں نے جو سنی صحیح العقیدہ مسلمان تھے
انھوں نے مولانا موصوف کے اقتدا میں نماز نہ پڑھا ہوگا اور کیا تو ان پر شرعی حکم کیا نافذ ہوتا ہے۔
چونکہ یہ واقعہ نام نہاد مفتی ہند مولوی شریف الحق کی موجودگی میں ہوا اس لئے وہ کوشش
مجبوری تھی کہ نام نہاد مفتی ہند مولوی شریف الحق نے حضرت علامہ مولانا فضل الحق امجدی
کی ہمیں جرأت حق کی پیروی کرتے ہوئے صحیح العقیدہ مسلمانوں کو کافر کہنے سے کیوں نہیں
اگر کما حقہ اس مفتی نادان کے نزدیک یہ بات تحقیق شدہ تھی کہ حضرت مولانا فضل کریم
کا عقیدہ معاذ اللہ اگر کفر یہ تھا تو نام نہاد مفتی ہند مولوی شریف الحق کو حق گوئی و بے باکی
کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہزاروں سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کو نماز جنازہ جیسی ایسے مولوی کا اقتدا
کرنے سے روک دینا چاہئے تھا لیکن ایسا نہ کرکے اب واقعہ کو دو چار ماہ گذر جانے کے بعد
اظہار حقیقت کرنا یہ شائع کرکے بھولی بکری یاد کو دوبارہ تازہ کرنے کا آخر مقصد کیا ہے
حالانکہ واقعہ مذکورہ کو لوگوں نے استفتاء اور مسئلہ کی صورت میں ایک دوسرے سے پوچھا
اور سمجھا تھا لیکن فتنوں کے امام نے ان امن و امان صلح و آشتی کے شاہکاروں کو کبھی ناپسند
لکھا۔ جو اس فتنہ پرور کی فتنہ پروری کا زندہ ثبوت ہے۔

خبر دوم یہ مسئلہ ہے کہ کافر کو کافر اور مسلمان کو مسلمان سمجھنا چاہئے یہی عقیدہ
عین ایمان ہے ہاں جو بے شبہ کسی کو نہ کافر کہا جائے اور نہ مسلمان جانا چاہئے جیسے
یزید پلید و اسماعیل دہلوی تو ہمیں کوئی صورت نہیں اگر کسی نے کسی کافر کو مسلمان جانا یا
کسی مسلمان کو کافر مانا تو وہ خود کافر ہے نیز یہ بھی کہ اگر کسی مسلمان نے کسی کافر مرتد عقیدہ
وہابی، دیوبندی۔ نجدی کو مرحوم و مغفور کہا یا اس کی نماز جنازہ پڑھی تو وہ بھی کافر ہے اسلئے کہ
کسی بدعقیدہ وہابی دیوبندی۔ نجدی کے لئے دعاء مغفرت کرنا کفر ہے۔ (بہار شریعت اول
اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صوفی وقت جناب حاجی شہباز الرحمن صاحب کی اہلیہ محترمہ
مرحومہ و مغفورہ گنوسی کے ایک عظیم بزرگ عالم باعمل اور عصر حاضر کے ولی کامل حضرت
مولانا محمد عمر صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی مریدہ تھیں اور مولانا موصوف نام نہاد مفتی ہند
مولوی شریف الحق کے نزدیک معاذ اللہ وہابی۔ دیوبندی۔ نجدی بدعقیدہ تھے تو پھر

ان کی مریدہ کے ایمان و اسلام کا کیا حشر ہو گا لیکن جیسا کہ اظہار حقیقت کتابچہ سے معلوم ہوا کہ مذکورہ دونوں بزرگ ہستیاں نام نہاد مفتی ہند مدنوں شریف الحق کے نزدیک کافر ہیں نتیجہ یہ نکلا کہ مرحومہ بھی اسی حکم میں معاذ اللہ شامل ہیں اب میں نام نہاد مفتی ہند مولوی شریف الحق سے پوچھتا ہوں کہ ایسی میت کی نماز جنازہ پڑھا یا پڑھانے کے لئے تم مبارکپور سے گھوسی کیسے آگئے آخر تم کیسے مفتی ہو کہ کبھی کفر کو اسلام اور کبھی اسلام کو کفر کہتے ہو کیا آدم خوری کرتے کرتے تمہاری عقل تو نہیں کھو گئی ہے؟

سنو نام نہاد مفتی ہند تم نے اظہارِ حقیقت کتابچہ میں یہ صاف صاف لکھا ہے کہ صوفی وقت جناب حاجی نیاز الرحمن صاحب کی اہلیہ محترمہ مرحومہ کی نماز جنازہ کسی اور سے پڑھائی ہوتی تو میں ضرور ضرور نماز جنازہ پڑھ لیتا لیکن تمہیں نہ ملا اور کیا ہوا فتویٰ یاد نہیں ہے ذرا غور کرو جس پر تو نے کفر کا فتویٰ لگایا اور اگر تجھ کو اس کی نماز جنازہ پڑھانے کی اجازت دیدی جاتی تو امامت کرنے کے شوق میں نماز جنازہ پڑھا دیتا چاہے خود تیرے ایمان و اسلام کا جو بھی حشر ہوتا اسکا کیا غم معلوم ہوا کہ تیری فطرت خبیثہ کا بھوت اب تیرے سر پر سوار ہو چکا ہے اور اس کے اثرات یوں مرتب ہو رہے ہیں کہ۔

وحشت میں ہر اک نقشہ الٹا نظر آتا ہے۔
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

پھر سن اور ذرا غور سے سن اے نام نہاد مفتی ہند مولوی شریف الحق تیری فطرت خبیثہ میں جو جنگل کی آگ کیطرح ملک اور بیرون ملک کے سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کے قرمنِ ایمان و اسلام کو جلا رہی ہے اور اب وہ دن دور نہیں کہ کچھوچھہ مقدس کے ایک آلِ رسول کے ذرہ ذرہ ولی کامل کی بددعاؤں کا الحسین اسکٹ میزائیل تیری غصب کردہ زمین پر تعمیر کی ہوئی اسرائیلی کوٹیا پر جا گرے اور تیری کوٹیا کو غصب مناگون بنا دے

وقت کا قہر جو ٹوٹا تو کدھر جائیگا

شاید اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ عصر حاضر کے ولی کامل حضرت مولانا محمد عمر صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کے عرس چہلم کی مقدس تقریبات میں استاذ العلماء حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور نے شرکت فرما کر مولانا موصوف کی حیات طیبہ پر بصیرت افروز تقریر فرمائی ہے اور اب یہ یہودی نما نام نہاد مفتی ہند مولوی شریف الحق خود وہ کون سا تمہارا شرعی قانون ہے جس پر صرف اور صرف تم عمل کرتے ہو اور ایک زمانہ اس سے نالہ ہے۔ اب اور قارئین کرام بھی اس نام نہاد مفتی ہند مولوی شریف الحق سے یہ سوال کر سکتے ہیں کہ جب تیرے فتوے کی رو سے مذکورہ دونوں حضرات معاذ اللہ کافر وہابی، دیوبندی، نجدی، ہیں تو پھر حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے عقیدہ اور مسلک کا کیا ہوگا کیونکہ انھوں نے عرس چہلم کے سلسلہ میں ہونے والے میلاد شریف کے پروگرام میں تقریر کرتے ہوئے مولانا موصوف کو نہ صرف مومن ہی نہیں بلکہ ولی کامل بھی فرمایا ہے حیف صد حیف اے نام نہاد مفتی ہند مولوی شریف الحق تو جس کی ہانڈی میں کھاتا ہے انھیں کی ہانڈی میں سوراخ بھی کرتا ہے تف ہے تیری اس میر جعفری پر خدا کرے تمہاری یہ غداری اور تمہاری حرام خوری چمڑہ جوتا بنکر تمہاری فرعون کھوپڑی پر صبح ابد تک برستا رہے اور تو فرعون کی طرح ہاں ہاں اُف اف کرتا رہے ؎

ہوگا اے نادان پھر تیری گناہوں کا حساب
سامنے آیا ہوں میں اب لب کشائی کے لئے
پورے شباب پر ہے نوکِ قلم کی قوت
ہے خیریت اسی میں تم سامنے نہ آنا۔

نام نہاد مفتی ہند مولوی شریف الحق کو خبردار کرتا ہوں کہ آئندہ اب اس طرح کا کوئی فتنہ پھیلانے کی کوشش نہ کرنا اور نہ کچھوچھہ شریف کے ساداۃ کرام اور مدار پور کے بزرگوں کی ذات کو کذب و افترا اور بے بنیاد بہتان کا نشانہ نہ بنانا ورنہ یاد رکھنا ابھی تو یہ ابتدا ہے۔ آئندہ تمہاری اور تمہارے جتنے ہمنوا

جیسے فضول کا جنازہ نکال کر سرِ راہ یا کسی چوراہے پر پائے ماں کر دیجئے اور اس
بدکردار کے خلاف پر صدائے حق بلند کیجئے کہ ایسے جانور صفت انسان کو
مدینۃ العلماء میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ کہا جاتا نہیں بلکہ یہ ایک حقیقت
ہے کہ اس وقت نام نہاد مفتی ہند مولوی شریف الحق کی اپنی جو خانقاہ چمرسیا
پوکھری پر بنی ہوئی ہے جس پر ہر صبح و شام تین سو ساٹھ شیطانوں کا سایہ رہتا
ہے اور جس میں کریم الدین پور کے چند چھوٹے بڑے میر جعفر بیٹھا کرتے ہیں
اس کی زمین غضب کی ہوئی ہے اب یہ معلوم ہوا ہے کہ نام نہاد مفتی ہند
مولوی شریف الحق غاصب بھی ہے۔

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

ہاں یہ وہی خانقاہ ہے جس میں رات کی تاریکی میں نام نہاد مفتی ہند
مولوی شریف الحق اپنی ناعاقبت کے رقص و سرور کا محفل برپا کرتا ہے۔
واقعہ یوں ہے کہ ایک شب میں اپنے نورِ نظر اور چہیتے خورد جس کا نام
لکھنا مناسب نہیں ہے۔ آئندہ اس اور دوسرے معقول لوگوں کی فہرست
شائع کیجانے والی ہے۔ انتظار کیجئے انشاء اللہ پھر دوسری فرصت میں پڑھ لیجئے
گا۔ ہاں تو واقعہ یوں ہے کہ نام نہاد مفتی ہند مولوی شریف الحق اپنے ایک
شاگرد رشید کے پیچھے والے محاذ پہ جنگ میں مصروف تھے چونکہ اس کی
شریک حیات مقتولہ کو اپنے شوہر نامدار کی ناشائستہ حرکتوں کی خبر ہو چکی
تھی اس لئے وہ ٹوہ میں لگی رہتی تھی چنانچہ اس نے اپنے شوہر بے حیا کو رنگے
ہاتھوں پکڑ لیا یعنی فاعل کا فعل مفعول پر باضابطہ واقع ہوتے ہوتے دیکھ لیا۔
قارئین کرام کو معلوم ہونا چاہئے کہ عورت کی یہ فطرت ہوتی کہ اگر اپنے شوہر کو کسی
اور کے ساتھ اس طرح کی حرکتیں کرتے دیکھ لیتی ہے تو پھر وہ اپنے ہاتھ میں
تلوار لے لیتی ہے اور مرنے مارنے پہ اتر آتی ہے۔ اور یہاں بھی ایسا ہی کہ جب

صبح ہوئی تو اس عورت نے اپنے جانور صفت شوہر سے دریافت کیا پھر باتیں بڑھ گئیں اور نام نہاد مفتیٔ ہند مولوی شریف الحق چراغ پا ہوگیا، اور چاہا کہ زدوکوب کر کے خاموش کر دوں لیکن مذکورہ عورت نے جو رات ہی سے برسرِ پیکار تھی اپنے ہاتھ میں چپل اٹھا اور موقع پاکر دو چپل سر پر رسید کر دیا، اور غیظ و غضب میں بھری ہوئی عورت تیسری چپل تاج پوشی کے لئے اٹھائے ہوئے تھی کہ اس کا قاتل ڈاکٹر محبوب الحق آگیا اور معاملہ بڑی مشکلوں کے بعد رفع دفع ہوگیا۔ لیکن نام نہاد مفتیٔ ہند مولوی شریف الحق نے چونکہ اپنی بیوی کے ہاتھوں مار کھائی تھی اس لئے اس ظالم نے اپنے بیٹے محبوب الحق سے رازدارانہ اور منظم سازش کر کے اپنی شریک حیات کو انجکشن کے ذریعہ قتل کروا دیا اور مقتولہ کی لاش کو چمرھیا پوکھری میں ڈلوا دیا، اور قتل سے پہلے خود مبارکپور چلا گیا اور وہاں سے بھی بہرائچ شریف چلا گیا یہ ہے نام نہاد مفتیٔ ہند کا وہ عظیم قتل کا کارنامہ جو ابتک کسی مصلحت کی بنا پر پردۂ راز میں تھا۔ مگر نہ وہ ہمکو چھیڑتا نہ ہم فریاد کرتے۔

خبر پنجم:- پڑھئے اور حیرت و استعجاب کے بحرِ بے کنار میں غرق ہو جائیے۔ کہا جاتا ہے کہ صبح کا بھولا اگر شام کو آجائے تو اسکو بھولا نہیں کہتے۔ لیکن نہیں معلوم نام نہاد مفتیٔ ہند مولوی شریف الحق کس لیلیٰ نجد کی گلی کا بھولا ہوا آوارہ ہے کہ کیا صبح کیا شام جو کچھ کرتا ہے اُسے لمحوں میں بھول جاتا ہے۔ ابھی چند برسوں کا واقعہ ہے کہ اس خبیث النفس نام نہاد مفتیٔ ہند مولوی شریف نے گھوسی کے ایک عظیم بزرگ عالم باعمل اور عصرِ حاضر کے ولیٔ کامل حضرت مولانا محمد عمر صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی نماز جنازہ ان کے شاگردِ رشید اور خلیفہ حضرت مولانا محمد اکرام الحق صاحب کے اقتداء میں پڑھی ہے اور آج اظہار حقیقت کتابچہ کے ذریعہ انھیں حضرات کو وہابی، دیوبندی، نجدی، معاذ اللہ ثابت کرنے کی ناپاک کوشش ہے

ایک شریف النسل انسان کی حیثیت سے کوئی نہیں جانتا تھا اور نہ کوئی پوچھتا تھا اور وہ ایک سگ آوارہ کیطرح گھومتا پھرتا تھا اور اس کی آوارہ گردی پورے منتہائے عروج کو پہونچی ہوئی تھی اس وقت اس کے خاندان کے ایک استاذ القراء شہزادۂ صدر الشریعۃ علیہ الرحمۃ والرضوان حضرت مولانا قاری رضاء المصطفیٰ صاحب نے جو اس وقت کراچی پاکستان کی سب سے بڑی میمن جامع مسجد کے امام برحق اور خطیب ہیں انھوں نے خاندان کا ہونے کے ناطے اس پر کرم فرمایا اور اس کو اپنے مدرسہ میں جو پانچ پیڑوا ضلع گونڈہ میں ہے ملازمت دیدی لیکن یہ کم بخت آدم خوری کا عادی وہاں بھی پہونچکر اپنی فطرت فاعلیت سے باز نہ آیا۔ چنانچہ جب اس کی فاعلیت منظر عام پر آگئی اور پانچ پیڑوا کے لوگوں نے آنکھوں دیکھا حال شرعی بیّن ثبوت کے ساتھ شہادتیں دیں اس پر قاری موصوف نے از روئے ہمدردی نام نہاد مفتی ہند مولوی شریف الحق سے اس کے متعلق گفتگو کی تاکہ معاملہ رفع دفع ہو جائے لیکن یہ ظالم ان کا بھی مخالف ہوگیا اور ایک محاذ جنگ کھولدیا لہذا ان دونوں کی اس جنگ کا یہ نتیجہ نکلا کہ دونوں کو وہ جگہ چھوڑنی پڑی اور بعد میں گھوسی آکر وہ جنگ ایک طویل عرصہ تک چلتی رہی قاری صاحب موصوف جو ایک نیک خصلت اور ایک دیندار عالم فاضل تھے انھوں نے اسی جنگ و جدال کیوجہ سے ہندوستان سے ہجرت کرلی۔ اور پاکستان چلے گئے۔ لیکن نہ جانے کیسے لوٹ پوٹ کر نام نہاد مفتی ہند مولوی شریف الحق کو مبارکپور میں جگہ مل گئی اور آجکل وہ وہیں براجمان ہے مگر اس کا جوش فاعلیت آج بھی پورے شباب پر ہے بلکہ ایک محقق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اب وہ فاعل کے بجائے مفعول ہوگیا ہے۔

کل تک تو آنجناب تھے فاعل بنے ہوئے
اب یہ خبر ملی ہے کہ مفعول ہو گئے

نام نہاد مفتی ہند مولوی شریف کی شریک حیات کے قتل کی واردات میں

ساری رات جو غضب کردہ زمین پر تعمیر کئے ہوئے تمہارے کلب گھر میں بیٹھ کر علمائے کرام و صوفیائے عظام اور کچھوچھہ شریف کے سادات اور مداپور کے صوفیوں کی مقدس زندگیوں کے متعلق بے بنیاد ہتان تراشی کے موضوع پر گفت و شنید کے بعد فجر کی نماز قضا کر کے اپنی اپنی کمین گاہوں میں چلے جاتے ہیں ان کی بھی حیات باطنی کے کارناموں کا سیاہ دفتر جو ابھی لپٹے میں بند ہے وقت آنے پر کھولا جا سکتا ہے اور اللہ کے سادہ لوح بندوں کو یہ بتایا جا سکتا ہے کہ یہ سفید پوش ملا نائب رسول نہیں بلکہ رقص ابلیس کی تنظیم کے امام الانام ہیں اخیر میں دعا گو ہوں کہ پروردگار عالم ساداۃ کچھوچھہ اور صوفیائے عظام مداپور اور امام احمد رضا فاضل بریلوی و سید طاہرہ کے صدقہ و طفیل میں مسلک حق پر قائم رہنے کی توفیق خیر عطا فرمائے آمین اور موجودہ فتنہ پرچار گنڈی مولویوں کے شر سے محفوظ رکھے ثم آمین

فقط نہال اشرف قادری رضوی بھاگلپوری (بہار)